اخبارِ اُمّت

الجزائر میں عام انتخابات کی تیاریاں

محمد ظہیر الدین بھٹی

الجزائر میں دستور ساز اسمبلی کے لیے عام انتخابات ۵ جون ۱۹۹۷ء کو منعقد ہو رہے ہیں۔ گذشتہ انتخابات ۱۹۹۱ء میں ہوئے تھے جن میں تحریک اسلامی کو زبردست کامیابی ملی تھی مگر یورپی آقاؤں کی خوشنودی کی خاطر انھیں حکومت بنانے سے روک دیا گیا۔ اس وقت الجزائر میں دستوری ترمیمات کے بعد صدر کو وسیع اختیارات حاصل ہیں۔ چند ہفتے پہلے سیاسی پارٹیوں اور انتخابات کے بارے میں قانون جاری کیے گئے تاکہ حکمران ٹولہ اپنے کو مسلط رکھنے کے منصوبے پر عمل کر سکے۔ الجزائر کی آزادی کے بعد پہلی مرتبہ یہ قانون لاگو کیا گیا ہے کہ کوئی سیاسی پارٹی، سیاسی مقاصد کے لیے اسلام کا نام استعمال نہیں کر سکتی۔ سیاسی پارٹیوں کے اس قانون سے آئین کی دفعہ ۳ کی خلاف ورزی ہوتی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ اسلام مملکت کا دین ہے۔ اسی طرح یہ دفعہ ۹ کی شق ۳ کے بھی خلاف ہے جس کی رو سے مملکت کے ادارے دین اسلام اور انقلاب نومبر کے اصولوں کا احترام کریں گے۔ اس نئے قانون سے دفعہ ۴۲ کی شق ۲ کی بھی خلاف ورزی ہوتی ہے جس کی رو سے تمام پارٹیوں کا فرض ہے کہ وہ وطنی تشخص، اسلام اور آزادی کا تحفظ کریں۔ یہ بات خوش آیند ہے کہ الجزائر کی مجلس دستور نے ۶ مارچ ۹۷ء کو پارٹیوں اور انتخابات سے متعلق دونوں قوانین منسوخ کر دیے ہیں اس لیے کہ یہ نئے قوانین مملکت کے بنیادی اصولوں سے متصادم تھے۔ اس اقدام پر سیکولر اور دینی جماعتوں نے اپنے اپنے موقف کا اظہار کیا ہے۔ "محاذ آزادی" اور "حرکۃ حماس" نے اسے ایک درست اقدام قرار دے کر اپنے اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ "حرکۃ النہضۃ الاسلامیۃ" کے صدر شیخ عبداللہ جاب اللہ نے کہا ہے کہ یہ اقدام دستور اور وفاق دونوں کے عین مطابق ہے۔ انھوں نے امید ظاہر کی ہے کہ قانون کی بالادستی اور ملک کے آئین کے احترام کے لیے مزید اقدامات کیے جائیں گے تاہم بربری پارٹی "التجمع من اجل الثقافۃ والدیمقراطیۃ اتحاد برائے ثقافت و جمہوریت نے (جس کے قائد ڈاکٹر سعید سعدی ہیں) مجلس دستور کے اس اقدام کی مخالفت کی ہے۔ سابقہ حکومت کے سربراہ التحالف الوطنی پارٹی کے موجودہ سربراہ رضا

مالک نے کہا ہے کہ مجلس دستور کی یہ رائے اسلامی جماعتوں کے مفاد میں ہے۔ "جبهة القوى الاشتراكية" نے مجلس دستور کے اس عمل کو رجعت پسندانہ قرار دیا ہے۔ سیاسی ذرائع نے اس اقدام کو اعتدال پسند اسلامی عناصر کی حمایت حاصل کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔

حركة النهضة الاسلامية کے سربراہ شیخ عبداللہ جاب اللہ نے اپنے ایک انٹرویو میں کہا ہے کہ ہم الیکشن میں بھرپور حصہ لیں گے، کسی دوسری سیاسی پارٹی سے انتخابی اتحاد کی صورت میں ہم اپنے اصولوں سے نہیں ہٹیں گے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انتخابات کے نتیجے میں الجزائر کے بحران کا خاتمہ ہو جائے گا تو انھوں نے کہا: "اگر انتخابات دیانت دارانہ اور غیر جانب دارانہ ہوئے تو اس سے بحران کے حل میں مدد ملے گی۔ ایک قومی کمیٹی انتخابات کو دیانت دارانہ بنانے کے کام کی نگرانی کرے گی۔ غیر ملکی پریس اور تنظیموں کے نمایندے بھی آئیں گے مگر ۲۰۰ غیر ملکی مبصرین تین لاکھ سے زیادہ پولنگ اسٹیشنوں پر کیسے نظر رکھ سکیں گے؟ اگر حکومت کی ساری مشینری اور تمام سیاسی پارٹیاں غیر جانب دارانہ الیکشن کروانے کا تہیہ کر لیں تو پھر ہمیں غیر ملکی مبصرین کی رپورٹوں کی پروا نہیں ہوگی"۔ تحریک اسلامی کے سربراہ نے کہا کہ "قانون کے نفاذ اور انتخابات کو آزادانہ اور دیانت دارانہ بنانے کے لیے اصل کام تو مقامی حکام کو کرنا ہے۔ یہ لوگ ان قوانین پر عمل نہیں کر رہے، اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں اور تحریک اسلامی کے راستے میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ حکام اپنے طرز عمل سے بحران کو گھمبیر بنا رہے ہیں۔ مرکزی حکومت کو ان باتوں کا نوٹس لینا چاہیے اور اپنے اختیارات استعمال کر کے اوچھی حرکتوں کی روک تھام کرنی چاہیے ورنہ عوام انتخابات اور ان کے نتائج کو تسلیم نہیں کریں گے اور موجودہ بحران پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو جائے گا"۔

شیخ عبداللہ سے جب حکومت کی تائید سے بننے والی نئی پارٹی 'جمہوری قومی اتحاد' کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے کہا: "اصولی طور پر تو ہر گروہ کو پارٹی بنانے کا حق حاصل ہے۔ اسی طرح مجلس الوطنی کے سربراہ کو بھی حق ہے کہ وہ کسی پارٹی کا صدر بن جائے مگر اس کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ یہ پارٹی انتظامیہ کے تعاون اور مملکت کے وسائل سے استفادہ کرے۔ الجزائر کسی ایک شخص یا پارٹی کی ذاتی جاگیر نہیں ہے۔ اس پارٹی کے ساتھ بھی وہی رویہ رکھا جائے جو دیگر جماعتوں کے ساتھ ہے۔ اس پارٹی کے ساتھ تمام سطحوں پر کیوں مخصوص عنایات کی جا رہی ہیں؟" شیخ عبداللہ نے کہا کہ "اگر انتخابات دیانت دارانہ اور غیر جانب دارانہ ہوئے تو موجودہ پارٹیوں کی اکثریت قومی سطح پر ابھرنے سے قاصر رہے گی، اسلامی بلاک کو واضح کامیابی ہوگی اس لیے کہ الجزائر کے عوام پکے اور سچے مسلمان ہیں۔ وہ ماضی میں دیگر گروہوں کی حکومت کا تلخ تجربہ کر چکے ہیں جس سے انھیں سوائے حسرت و ناکامی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ اب انھیں کسی ایسی قیادت کا انتظار ہے جو ان کی توقعات پر پوری اترے اور ان کی آرزوؤں کو عملی جامہ پہنائے"۔

قومی جمہوری اتحاد کے سربراہ عبدالقادر بن صالح نے ۱۵ مارچ کو اعلان کیا ہے کہ الجزائر کے صدر الیامین زروال ان کی پارٹیوں کی پالیسیوں کا ایک معتمد مظہر ہیں۔ انھوں نے بتایا کہ ان کی جماعت کی تاسیسی کانفرنس اپریل کی ۳ اور ۴ تاریخ کو ہوگی اور وہ ملک کے ۴۸ صوبوں میں اپنے دفتر کھولیں گے۔ انھوں نے اپنی پارٹی کے مستقبل کو درخشاں قرار دیا۔ وہ آیندہ انتخابات میں اپنی کامیابی کی امید رکھتے ہیں۔

محاذ آزادی (جبهة التحرير) اپنے داخلی اختلافات کو حل کرنے میں مصروف ہے۔ اس پارٹی میں دو گروہ ہیں، ایک اصلاح پسند گروپ ہے جس کی قیادت سابق صدر الجزائر مولود حمروش کر رہے ہیں اور ایک قدامت پسند گروہ ہے جس کی سربراہی سیکریٹری بوعلان بن حمودہ کے ہاتھ میں ہے۔ آیندہ دنوں میں پارٹی کا اجلاس ہونے والا ہے جس میں اسے اپنے اندرونی اختلافات ختم کرنے کا موقع ملے گا۔

ادھر الجزائر کی وزارت داخلہ نے تمام پارٹیوں کو خطوط بھیجے ہیں اور انھیں جدید قوانین پر عمل کرنے کے لیے کہا ہے۔ وزیر داخلہ مصطفیٰ بن منصور کے دستخطوں سے ارسال کردہ ان خطوط میں پارٹیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ ۶ مئی کی تاریخ سے پہلے اپنی پارٹیوں کے نام، کوائف، مقاصد اور پارٹی کے بنیادی اصولوں میں ترامیم و اصلاح کرلیں۔ مقننہ کے انتخابات کے لیے کاغذات نامزدگی وصول کرنے کی آخری تاریخ ۱۲ اپریل مقرر کی گئی ہے۔

الجزائر کے اخبار "الخبر" نے مجلس قانون ساز کے انتخابات کے انعقاد سے اڑھائی ماہ قبل ایک عوامی جائزہ اپنی ۲۳ مارچ کی اشاعت میں شائع کیا ہے۔ یہ جائزہ ۷ اور ۱۳ مارچ کے درمیان لیا گیا۔ عوام سے معلوم کیا گیا کہ وہ اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے ۵ جون ۹۷ کو پولنگ بوتھ پر جائیں گے؟ ۱۴،۶۳ فی صد نے آیندہ انتخابات کا بائیکاٹ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ۶،۷ فی صد نے اپنا موقف نہ بیان کرنے کو ترجیح دی ہے۔ انتخابی عمل میں انتظامیہ کی مداخلت کے بارے میں ۳۶،۶ فی صد افراد نے کہا ہے کہ وہ انتظامیہ کی جانب داری کی توقع رکھتے ہیں۔ ۴،۶ فی صد نے کہا ہے کہ جانب داری بہت بڑے پیمانے پر ہوگی۔ اس کے برعکس ۱۴،۲ فی صد افراد نے کہا ہے کہ ان کے خیال کے مطابق انتظامیہ دوران انتخابات، غیر جانب دار رہے گی۔ اس جائزے کا جواب دینے والے ۲۰،۵ فی صد کے خیال میں الجزائر کے بحران کی منصوبہ بندی باہر سے کی گئی ہے۔ جب کہ ۴۹،۴ فی صد کہتے ہیں کہ اس بحران کے سیاسی اور اقتصادی اسباب ہیں۔ ۵۵،۸ فی صد کا کہنا ہے الجزائر کا بحران، عنقریب ختم ہو جائے گا جب کہ ۳۱،۴ فی صد کے خیال میں یہ ابھی جاری رہے گا۔ (قضایا دولية، اسلام آباد، ۳۱ مارچ ۱۹۹۷ سے ماخوذ)